ٹریول ایجنٹ کا کورونا کے ٹیسٹ پر کمیشن لینا کیسا؟

مجیب: مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

تاریخ اجراء: ماہنامہ فیضانِ مدینہ اگست 2021

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ہمارا ٹریول ایجنسی کا کام ہے، اب جو مسافر بھی بیرونِ ملک سفر پر جاتا ہے، اس کے لئے کورونا ٹیسٹ کروانا ضروری ہوتا ہے، ہماری ایجنسی کے ذریعے بھی لوگ باہر ملک کا سفر کرتے ہیں تو چند لیبارٹریوں کی طرف سے ہمیں یہ پیشکش ملی ہے کہ اگر آپ اپنی ایجنسی کے تحت سفر کرنے والے مسافروں کو ہماری لیبارٹری میں ٹیسٹ کیلئے بھیجیں گے تو ہم آپ کو کچھ فیصد کمیشن دیں گے، یہ کمیشن بھی طے ہو گا، اور لیبارٹری والے ٹیسٹ کروانے والے سے کوئی اضافی چارجز بھی نہیں لیں گے، بلکہ اس سے اتنے ہی چارجز وصول کئے جائیں گے جتنے دوسری لیبارٹری والے وصول کرتے ہیں۔ کیا ہمارا یہ کمیشن لینا جائز ہو گا یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں کمیشن لینا، جائز نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کمیشن، کام کرنے کی اجرت ہوتی ہے، اس کے لئے کوئی ایسا کام کرنا ضروری ہوتا ہے جس کے بدلے میں اجرت کی صورت میں معاوضہ دیا جاسکے، یہاں آپ صرف مشورہ دیں گے کہ اس لیبارٹری سے ٹیسٹ کروالو، تو اس موقع پر صرف مشورہ دینا کوئی ایسا کام نہیں ہے جس کے بدلے میں اجرت کا استحقاق ہوتا ہو، اس لئے یہ کمیشن لینا جائز نہیں۔

البتہ اگر وہ لیبارٹری واقعی قابل اعتماد ہو، اور آپ یا آپ کا نمائندہ کسٹمر کو لے کر لیبارٹری جائے، یوں کچھ محنت کریں اور کمیشن بھی طے ہو تو اس محنت کے بدلے میں کمیشن لے سکتے ہیں۔ لیکن طے شدہ اجرت کے مستحق نہیں ہوں گے بلکہ اجرت مثل کے مستحق ہوں گے، اجرت مثل سے مراد یہ ہے کہ اس طرح کے کام کرنے پر جتنی اجرت کا عرف ہو اتنی اجرت لے سکتے ہیں، البتہ اگر طے شدہ اجرت، اجرت مثل سے کم ہو تو پھر طے شدہ اجرت ہی دی جائے گی، اجرت مثل نہیں دی جائے گی۔

اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: "اگر کارندہ نے اس بارہ میں جو محنت و کوشش کی وہ اپنے آقا کی طرف سے تھی، بائع کے لئے کوئی دوادوش نہ کی، اگرچہ بعض زبانی باتیں اس کی طرف سے بھی کی ہوں، مثلاً آقا کو مشورہ دیا ہو کہ یہ چیز اچھی ہے خرید لینی چاہیے، یا اس میں آپ کا نقصان نہیں اور مجھے اتنے روپے مل جائیں گے، اس نے خرید لی، جب تو یہ شخص عمرو بائع سے کسی اجرت کا مستحق نہیں کہ اجرت آنے جانے، محنت کرنے کی ہوتی ہے نہ بیٹھے بیٹھے دو چار باتیں کہنے، صلاح بتانے، مشورہ دینے کی۔۔۔ اور اگر بائع کی طرف سے محنت و کوشش و دوادوش میں اپنا زمانہ صرف کیا تو صرف اجر مثل کا مستحق ہو گا، یعنی ایسے کام اتنی سعی پر جو مزدوری ہوتی ہے اس سے زائد نہ پائے گا، اگرچہ بائع سے قرارداد کتنے ہی زیادہ کا ہو، اور اگر قرارداد اجر مثل سے کم کا ہو تو کم ہی دلائیں گے کہ سقوط زیادت پر خود راضی ہو چکا۔" (فتاویٰ رضویہ، 453/19)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
دار الافتاء اہلسنت
DARUL IFTA AHLESUNNAT
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net